حافظ محمد ابراہیم فانی ۔ دارالعلوم حقانیہ ۔ اکوڑہ خٹک

نوحۂ دل!

شمس الملت والدین علامہ شمس الحق افغانی کی وفات پر!

سیلِ خوں ہر سو رواں ہے اور ہر دل اشکبار
پھر گیا ہے کس طرف یا رب مزاجِ روزگار

داستانِ دردِ پیہم یا خدا کیسے کہوں؟
سینہ و تن داغ داغ و دامنِ دل تار تار

عقدہ ہائے علم و حکمت آہ سلجھائے گا کون
میکدے میں کس سے ہوگا تشنہ کاموں کا خمار

وہ نگینِ حلقۂ دارالعلومِ دیوبند
جس کی عظمت پر ہے شاہد گردشِ لیل و نہار

آریوں اور ذکریوں کا نطق بند جس نے کیا
چھپ گیا وہ حجت و برہانِ حق زیرِ مزار

زیرِ گورِ تیرہ ہے اب وہ زبانِ درفشاں
افتخارِ ملتِ افغاں سرآمدِ روزگار

ایشیا میں مثل جن کا بالیقیں معدوم تھا
خاکِ تربت میں ہے پوشیدہ وہ درِّ شاہوار

علمِ قرآنی میں یکتا فلسفہ دانی میں فرد
مخزنِ علمِ نبوت حجتِ پروردگار

توڑ دی ہیں مارکس کے طلسماتِ اشتراک
اس کے "سرمایہ"[1] کا پیراہن کیا ہے تار تار

آفریں شانِ تکلم واہ واہ زورِ قلم
دہریت اور مزدکیت کو کیا بے اعتبار

عدل و انصاف و مساواتِ محمدؐ پر فدا
مرزائے قادیاں کی بھی خبر لی بار بار

وہ مورخ تھے مفکر فلسفی عارف ولی
زہد و علم و فضل کے تھے بحرِ ناپیدا کنار

ظلِ حضرت قاسم نانوتویؒ مردِ حکیم
ذات جن کی ذاتِ قدسی پر دلیلِ آشکار

فانیؔ بیچارہ وقتِ قربِ روزِ حشر ہے
شمسِ حق کی موت پر ہو کیوں نہ عالم سوگوار

شمسِ ملت شمسِ دیں اور حجۃ الاسلام تھے
عقل و حکمت علم و عرفاں کا سراپا نام تھے

---

[1] کارل مارکس کی کتاب دی کیپیٹل یعنی سرمایہ کی طرف اشارہ ہے (فانی)